الادب العربی

الاستاذ رضاء الحق مردانی
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

مرثیہ مولانا غلام غوث ہزاروی مرحوم

نعی الناعی بان فات البسول   فقلت تاسفاً ما ذا تقول
موت کی خبر دینے والے نے یہ خبر دی کہ بہت بڑے بہادر انتقال فرما گئے۔ میں نے ازراہ تاسف کہا کہ کیا کہہ رہے ہو ؟

فقال نعم فان الموت حق   فقلت توجعاً بقی الغلیل
اس نے کہا ہاں ایسا ہی ہوا کیونکہ موت حق ہے۔ میں نے درد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تو ہماری پیاس باقی ہے

و بعد تفکر حاورت نفسی   بان الموت حتم لا یُقیل
تھوڑی دیر سوچنے کے بعد میں نے اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہا کہ واقعی موت ضرور آتی ہے کسی کو معاف نہیں کرتی

و نمضی نحو اجداثٍ سراعاً   ولم نبطأ اذا وجب الرحیل
ہم بھی جلد از جلد اپنی قبروں کی طرف چلیں گے۔ اور جب رحلت کرنا ضروری ہو جائے تو پھر کسی قسم کی دیر نہیں کریں گے

اکابرنا فنوا من دار دنیا   فاکثرھم مضو البقی القلیل
ہمارے اکابر اس دار فانی سے فنا ہو گئے   اکثر چلے گئے تھوڑے باقی ہیں

فمولٰنا ظفر احمد، رسول خان   و ادریس مضی ھذا القبیل
مولانا ظفر احمد   مولانا رسول خان   مولانا ادریس کاندھلوی یہ پورا قبیلہ رحلت کر چکا ہے

مفتی مفتی شفیعٌ واحتشامٌ   کذالک یوسف الدھر النبیل
مفتی محمد شفیع مولانا احتشام الحق تھانوی سفر آخرت کر چکے ہیں۔ اسی طرح زمانے کے مولانا محمد یوسف بنوری جو شرافت کے پیکر تھے تشریف لے جا چکے ہیں۔

ترحل بعدھم محمود عصر   حمید بارع ندس جلیل
ان کے بعد محمود زمانہ مولانا مفتی محمود سفر آخرت کر چکے ہیں جو ستودہ صفات علم میں کامل ذہین اور جلیل القدر تھے۔

مضی المولیٰ غلام الغوث منّا   الی جدث فلیس له قفول

مولانا غلام غوثؒ بھی جدا ہوکر سوئے قبر چلے   اب ان کی واپسی ناممکن ہے

الم یعقم بمثلهم عصور   بلیٰ ان الزمان بهم بخیل

کیا زمانے ان کی مثل پیدا کرنے میں بانجھ نہیں ہوتے   ہاں بیشک زمانہ ان کی مثل پیدا کرنے میں بخیل ہے

فموضوع الیراع هو المراثی   فهل للمغبطات لنا سبیل

بندہ کے قلم کی قسمت میں مرثیوں کا موضوع ہے۔ کیا کبھی خوش کن اور مفرح خبروں کی طرف بھی کوئی سبیل نکل آئے گی ؟

و نکتب قصة الاحزان دومًا   فبحر الحزن موّاج یسیل

ہم ہمیشہ غموں کی داستان لکھتے رہتے ہیں   دریائے غم بہتا ہوا موجزن ہے

فلم نسمع باعلام مسرٍّ   قلوب الناس فی حزن ثقیل

کبھی ہم نے خوشی کا اعلان نہیں سنا   لوگوں کے دل ایک ثقیل اور بھاری غم میں مبتلا ہیں

فذی الدنیا مناخ للفراق   یفارق کل ذی ودّ خلیل

یہ دنیا فراق کی نشست گاہ ہے   جس میں ہر دوست کو داغ مفارقت سے نوازتا ہے

دموع ذارفات هامعات   خطوب فی ملمّات تصول

آنسو ہیں جو تیزی سے بہنے والے ہیں   حوادث در حوادث حملہ آور ہو رہے ہیں

فصار الناس ایتامًا جمیعًا   لهم فی کل زاویة عویل

سب لوگ یتیم ہو گئے ہر گوشے میں   ان کی آہ و بکا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں

ولیٌّ من اعاظم اولیاءٍ   له الاعمال ذکرها یطول

اکابر اولیاء اللہ میں سے ایک ولی تھے   ان کے کارناموں کا ذکر بہت طویل ہے

غلام الغوث بل غوث البرایا   متین راسخ فیما یقول

مولانا غلام غوث کیا بلکہ مخلوق کے فریادرس تھے   جو مضبوط اور اپنے قول میں راسخ تھے

و افنیٰ عمره فی نشر دین   وعند الله فی ذاک القبول

دین کی نشر و اشاعت میں اپنی عمر کھپا دی   یہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کی علامت ہے

و ناضل دافعًا اعداء صحب   کأنّ الغوث صمصام صقیل

دشمنانِ صحابہ کو دفع کر کے ان پر خوب تیر برسائے۔ گویا کہ غلام غوث صیقل شدہ تیغ
بے نیام تھے۔

له فی كل میدان بقایا وما اسلفته منها ضئیل

ہر میدان میں ان کے کارنامے ہیں، جو میں نے بیان کئے وہ تو مشتے نمونہ خروار ہیں

وحیداً فی السیاسة كان فرداً اماماً ما یكون له مثیل

سیاست میں منفرد و یگانہ روزگار تھے سیاست کے ایسے امام تھے جن کی نظیر نہیں ملتی

تهاجم فتنة الخاكسار قبل غلام الغوث والله المزیل

جب خاکساروں کا فتنہ اچانک حملہ آور ہوا، تو غلام غوثؒ نے بخدا اس کو مٹا کر نیست و نابود کر دیا۔

عداوته لاهل الزیغ دامت وبغض فی الاله فلا یزول

اہل باطل کے ساتھ ان کی دشمنی ناقابل اختتام تھی یہ بغض فی اللہ کبھی زائل نہیں ہوا

وجاهد دائماً فی بث حق وقائع عیشه فاذكر دلیل

ہمیشہ حق کی نشر و اشاعت میں جہاد کیا، ان کی زندگی کے واقعات اس کا بین ثبوت ہیں۔ حافظہ پہ زور دے کر یاد فرمائیے

عن الاسلام دافع كل حین كان الشیخ للحق الوكیل

ہر وقت اسلام سے دفاع کیا گویا کہ شیخ حق کے وکیل صفائی تھے

فلیس له بباكستان كفو وما فی المشرقین له عدیل

پاکستان میں کوئی ان کا ہمسر نہیں تھا، بلکہ مشرق و مغرب میں کوئی ان کا برابری کرنے والا نہیں تھا

زحزح صولة القادیان عنا له فی ذالك السعی الطویل

قادیانیوں کے حملہ دفاع کر کے ان کو نیست و نابود کر دیا۔ اس سلسلہ میں ان کی طویل جدوجہد ہے

له من كل ناحیة مزایا وحذق لیس یدركه عقول

مرحوم کے ہر طرح فضائل و کمالات ہیں۔ مرحوم ایسی ذہانت کے مالک تھے جس تک عقلوں کی رسائی نہیں ہوتی

شهیر قطب دائرة همام لسان الصدق لیس له بدیل

مشہور تھے علماء کے دائرہ میں قطب کی حیثیت رکھتے تھے سچائی کی زبان عظیم الشان بے بدل انسان تھے

وفی الحفلات فاروق شجاع وفی الخلوات بكاء ذلول

جلسوں میں بہادر اور حق کو باطل سے جدا کرنے والے تھے، اور خلوتوں میں بہت رونے والے متواضع تھے

فصدع قلبه بذهاب دین فلا نوم ولیس له مقیل

دین کے زوال و اضمحلال سے ان کے دل کا شیشہ ٹوٹ گیا تھا۔ جس سے ان کی رات کی نیند اور دن کا قیلولہ حرام ہو چکا تھا۔

وصار الشیخ معتقلاً مرارا — ومحبوساً تقیّده الکبول
کئی دفعہ شیخ نے نظربندی کے مراحل طے کئے — نیز پابند سلاسل ہو کر قید ہوئے

حکیم محکمٌ علماً و رأیا — کنصل الهند لیس له فلول
حکیم تھے اور علم اور تدبیر میں بہت پختہ تھے، ایسی ہندی تلوار کی مانند تھے جس میں وندانے نہ پڑے ہوں

وقاد بمصر یدفع عن شریعه — خطیبا حین کان به نزول
شریعت مطہرہ کی حمایت کے لئے مملکت مصر میں تیار ہو کر تقریر کی جب مصر میں اقامت پذیر تھے

فان نیلا تو افوه بمصر — ففی امصارنا للعلم نیل
اگر مصر والوں کو مصر میں دریائے نیل ملا ہے تو کوئی پرواہ نہیں کیونکہ ہمارے پاس علم کا دریائے نیل تھا۔ غلام غوث مراد ہیں

وسیع الاطلاع بکل فنٍّ — فطیناً لاینا فسه زمیل
ہر فن میں وسیع معلومات رکھنے والے تھے — ذہین و فطین تھے ساتھیوں میں ان کا ہمسر نہیں تھا

زعیماً ناضجاً لیثاً غیوراً — خطیباً لا یُملّ ولا یمیل
پختہ تجربہ کار لیڈر بہادر غیرت مند تھے، ایسے خطیب تھے جو نہ ملال میں ڈالتے تھے اور نہ اپنی بات سے مائل ہوتے تھے

یساوی امة بل فوق هذی — لسانی عن مدائحه کلیل
پوری جماعت کے برابر تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ — میری زبان ان کی تعریف سے کند اور گنگ ہے

تلألأ وجهه بعد الوفات — یسر بجنة فیها الدخول
وفات کے بعد ان کا چہرہ انور چمک اٹھا۔ گویا جس جنت میں ان کو داخل ہونا تھا اس پہ خوش ہو رہے تھے

وطوداً کان غیّبه التراب — فکیف الی اللقاء لنا وصول
ایک کوہ گراں تھے جن کو قبر کی مٹی نے پوشیدہ کر دیا۔ اب ان کی ملاقات سے باریابی کیسے حاصل ہوگی؟

وشابٌ حین کان الشعر بیضاً — وحین الحین واقترب الافول
انہوں نے سفید ریشی اور بڑھاپے کے زمانہ میں جوانی کی بہار دکھائی جب کہ ہلاکت قریب تھی اور نیرّ تاباں غروب ہونے پر تھا

فیا الله ادخله جناناً — فانت الراحم و انا السؤل
اے اللہ رب العزت ان کو جنات نصیب فرما — تو رحم کرنے والا ہے اور میں سائل بے نوا ہوں

و برّد قبره ما دامت الشمـ — ـس فی سوق السموٰت تجول
ان کی قبر کو ٹھنڈی اور پرسکون بنا جب تک آفتاب آسمانوں کے بازاروں میں چکر لگاتا رہے (یعنی تا قیامت)

ونصبر فی الکوارث والدواهی — جزاء الصبر موفور جزیل
ہم غم انگیز معاملات اور مصیبتوں میں صبر کرتے ہیں — اس لئے کہ صبر کا بدلہ وافر و بے پناہ ہوتا ہے

فقلبی فی رضاء الحق راض — و صبری دائماً صبر جمیل
میرا دل ان واقعات پر راضی ہے جن پر اللہ تعالیٰ راضی ہیں۔ اور میرا صبر ہمیشہ ایسا ہوتا ہے جس میں مخلوق سے شکوہ شکایت نہیں ہوتی۔